"كتاب الأربعين فى التحذير من فتنة القبوريين"

فتنہ قبر پرستی سے تحذیر

کے متعلق چالیس احادیث

ترجمہ وتعلیق

حافظ عبید الرحمن عبد الستار گوندل

غفر الله له ولوالديه ولجميع المسلمين

معلومات کتاب

نام کتاب: کتاب الأربعین فی التحذیر من فتنة القبوریین

تالیف: شیخ ابو یوسف مصطفی بن محمد مبرم حفظہ اللہ

اردو عنوان: فتنہ قبر پرستی سے تحذیر کے متعلق چالیس احادیث

ترجمہ و تعلیق: حافظ عبید الرحمن عبد الستار گوندل (ابن ابی عبد اللہ)

اشاعت: صفر 1441، اکتوبر 2019، نسخہ الکترونیہ۔

ای میل: obaidurr3hman@gmail.com

فیس بک، ٹویٹر، ٹیلی گرام، انسٹا گرام: @obaidurr3hman

فہرست

عرض مترجم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أرسل رسوله بالهدى ودين الحق؛ ليظهره على الدين كله، وكفى بالله شهيدا. وأشهد أن لا إله إلا الله، وحده لا شريك له؛ إقرارا به وتوحيدا، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله - صلى الله عليه وعلى آله وسلم تسليما مزيدا.

أما بعد:

قبر پرستی کا فتنہ زمین کے طول و عرض میں شدت سے پھیلا ہوا ہے۔ قبر پرستوں نے عبادت کی کوئی قسم نہیں چھوڑی مگر اسے قبروں اور مزاروں کے ساتھ خاص کر دیا ہے۔ یہ وہ فتنہ ہے جس سے نبی کریم ﷺ نے آخری وقت میں بھی اپنی امت کو خبر دار کیا، جیسا کہ آپ کو اس پر دلالت کرنے والی احادیث میں نظر آئے گا۔

ہر صحیح العقیدہ مسلمان کو یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ کس طرح قبروں اور مزارات پر عقیدہ توحید کے منافی کام کیے جائے ہیں گویا کہ اللہ تعالی نے اس کا حکم دیا ہو یا اسے موجب لعنت نہ قرار دیا ہو۔ چنانچہ اس کتاب میں فتنہ قبر پرستی سے تحذیر کے متعلق چالیس احادیث جمع کی گئی ہیں تاکہ انہیں پڑھنا، پڑھانا، حفظ کرنا، اور مساجد و مجالس میں بیان کرنا آسان ہو۔ اور اس فتنے میں واقع ہونے والوں کو دعوت حق پہنچائی جائے اور ان پر اقامت حجت ہو۔

دیار اسلام میں ہزاروں قبور ومزارات پر سرکاری سرپرستی میں اور لاکھوں کی تعداد میں غیر سرکاری مزارات پر عقیدہ توحید کے منافی شرکیہ کام کیے جاتے، اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ ان احادیث کو یاد کرے اور آگے بیان کرے۔

راقم نے شیخ ابو یوسف مصطفی بن محمد مبرم حفظہ اللہ کی جمع کردہ ان احادیث کا ترجمہ کیا ہے اور تعلیقات لگائی ہیں، میں اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کی وہ اس کتاب کو مفید ونافع بنائے اور ان احادیث کے جامع اور میرے لیے اور ہر اس شخص کے لیے جو اس کتاب کو پڑھے، سنے، حفظ کرے اور نشر کرے اجر وثواب لکھ دے، اور اس سے مجھے دنیا اور آخرت میں نفع عطا فرمائے، بے شک وہی دعا سننے والا ہے، وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

كتبه

ابن أبي عبدالله

حافظ عبيدالرحمن عبدالستارگوندل

غفر الله له ولوالديه ولجميع المسلمين

یہود و نصاریٰ اور تمام مشرکین کے طریقے کی پیروی کرنے سے خبردار

1- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: « **لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ** ». قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ: « **فَمَنْ** ؟!».

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ فرمایا:

"تم ضرور اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقے کی ایک ایک بالشت اور ایک ایک گز میں اتباع کروگے حتیٰ کہ اگر وہ کسی سانڈے کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی پیروی کروگے، ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اور کون؟!"

[صحیح البخاری : 7320، صحیح مسلم : 2669]

تعلیق:

1: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے اس امت کے بعض لوگوں کی یہود و نصاریٰ کی پیروی کی خبر دی ہے، اور یہ خبر ممانعت و تحذیر کے معنی میں ہے کہ مشرکین کی تقلید مت کرو اور ان کی مشابہت مت اختیار کرو، جیسا کہ دوسری احادیث میں صراحتاً ان کی تقلید اور مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

2: اس حدیث میں یہود و نصاریٰ کا ذکر ہوا ہے، اس سے مراد حصر نہیں تمثیل ہے، کیونکہ صحیح بخاری میں حدیثِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں فارس و روم کا ذکر آیا پس تمام مشرکین کی پیروی اور مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔

3: یہ حدیث ان گمراہ لوگوں پر رد ہے جو کہتے ہیں امت محمد یہ شرک نہیں کر سکتی، جبکہ اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود و نصاری کی ہر چیز میں اتباع کرنے کی خبر دی ہے تو وہ شرک بھی کرتے تھے اس لیے اس امت کے بعض لوگ بھی شرک کریں گے، اور اس امت کے شرک میں واقع ہونے پر کتاب و سنت کے بہت سے دلائل موجود ہیں۔

4: یہ حدیث اعلامِ نبوت میں سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو خبر دی وہ واقع پذیر ہو رہا ہے، اور اس امت کی اکثریت دین و سیاست، عادت و اطوار حتی کہ حقیر اور فضول کاموں میں بھی یہود و نصاری کی تقلید کر رہی ہے۔ والعیاذ باللہ !

اس امت کے بعض لوگوں کا اہل جاہلیت اور بت پرستی کرنے والوں سے ملنے کا بیان

2- قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلي الله عليه وسلم قَالَ: « **لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلَى ذِي الْخَلَصَةِ** ». وَذُو الْخَلَصَةِ: طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی حتی تک کہ ذوالخلصہ کے مقام پر قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین ایک دوسرے سے ٹکرانے لگیں گے۔''

اور ذوالخلصہ قبیلہ دوس کا بت تھا جس کی وہ جاہلیت میں عبادت کیا کرتے تھے۔

[صحیح البخاری : 7116، صحیح مسلم : 2906]

3- عَنْ ثَوْبَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلي الله عليه وسلم: « **وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلاَثُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ؛ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي. وَلاَ تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ**)). قَالَ ابْنُ عِيسَى: « **ظَاهِرِينَ** ». ثُمَّ اتَّفَقَا: « **لاَ يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ** ».

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکوں کے ساتھ نہ مل جائیں اور کچھ قبائل بتوں کی عبادت نہ کرنے لگیں، اور عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے لوگ ظاہر ہوں گے، ان میں سے ہر ایک دعوی کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا، (ابن عیسیٰ کی روایت میں ہے: وہ غالب رہے گا) ان کا مخالف ان کو ضرر نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے گا۔''

[سنن ابو داود : 4252]

یہ حدیث امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح ہے اور اس کی اصل صحیح مسلم میں (حدیث: 2889) ہے۔

تعلیق:

:1 ان احادیث میں صراحتا امت محمدیہ کے بعض لوگوں اور قبائل کا مشرکین سے مل جانے اور شرک کرنے کا ذکر ہے، اور ان احادیث میں بھی ان گمراہوں پر رد ہے جو کہتے ہیں کہ امت محمدیہ میں کوئی شخص شرک نہیں کر سکتا۔

:2 حدیث میں تیس جھوٹے مدعیان نبوت کا ذکر ہے۔

:3 یہ حدیث نبی کریم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے دلیل ہے۔

:4 ان سارے فتنوں کے باوجود امت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، اور یہ اللہ تعالی کی رحمت ہے کہ امت محمدیہ کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہو گی۔ اور اس طائفہ ناجیہ و منصورہ سے مراد اہل حدیث ہیں جیسا کہ بہت سے ائمہ اسلام مثلاامام احمد بن حنبل، امام علی بن المدینی، امام محمد بن اسماعیل البخاری وغیرہم نے قرار دیا ہے۔رحمهم الله!

دیکھیے:[مسألة الاحتجاج بالشافعي للخطيب: ص47، سنن الترمذي: 2229، معرفة علوم الحديث للحاكم: ص 2]

شرک کی بنیاد نیک لوگوں کی عبادت ہے

4- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما : « **صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ؛ أَمَّا وَدٌّ: كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ، وَأَمَّا سُوَاعٌ: كَانَتْ لِهُذَيْلٍ، وَأَمَّا يَغُوثُ: فَكَانَتْ لِمُرَادٍ، ثُمَّ لِبَنِي غُطَيْفٍ بِالْجَوْفِ، عِنْدَ سَبَإٍ، وَأَمَّا يَعُوقُ: فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ، وَأَمَّا نَسْرٌ: فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ لِآلِ ذِي الْكَلَاعِ. أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ - مِنْ قَوْمِ نُوحٍ -، فَلَمَّا هَلَكُوا؛ أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ: أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا، وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ. فَفَعَلُوا، فَلَمْ تُعْبَدْ حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ، وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ؛ عُبِدَتْ** ».

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”جو بت سیدنا نوح علیہ السلام کی قوم میں پوجے جاتے تھے، بعد میں عرب کے ہاں پوجے جانے لگے، ود: دومۃ الجندل میں بنو کلب کا بت تھا، سواع: بنو ہذیل کا، اور یغوث: بنو مراد کا، اور پھر بنو غطیف میں بھی پوجا جانے لگا جو وادئ جوف میں قوم سبا کے پاس رہتے تھے، اور یعوق: بنو ہمدان کا، اور نسر: حمیر آل ذوالکلاع قبیلے کا بت تھا، یہ سیدنا نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام تھے، جب یہ فوت ہوگئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دل میں ڈالا کہ جن مقامات پر یہ بزرگ بیٹھا کرتے تھے وہاں ان کی مورتیاں بنالو اور ان کا نام انہی بزرگوں کے نام پر رکھو، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، اس وقت ان کی عبادت نہیں ہوتی تھی لیکن جب وہ لوگ فوت ہوگئے جنہوں نے بت قائم کیے تھے اور لوگوں میں علم نہ رہا تو ان کی عبادت ہونے لگی۔“

[صحيح البخارى : 4920]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"یہ حدیث کتبِ تفسیر و حدیث میں مشہور ہے جیسا کہ صحیح بخاری وغیرہ میں ہے۔"

[قاعدة جليلة في التوسل و الوسيلة : 15]

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَأَصْلُ عِبَادَةِ الْأَصْنَامِ مِنَ الْمُغَالَاةِ فِي الْقُبُورِ وَأَصْحَابِهَا، وَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ بِتَسْوِيَةِ الْقُبُورِ وَطَمْسِهَا. وَالْمُغَالَاةُ فِي الْبَشَرِ حَرَامٌ.

"قبروں اور ان میں موجود لوگوں کے متعلق غلو کرنا ہی بت پرستی کی بنیاد ہے، اور نبی کریم ﷺ نے قبروں کو برابر اور زائل کرنے کا حکم دیا ہے، اور انسان کے متعلق غلو کرنا حرام ہے۔"

[البداية و النهاية :703/10 ط المعرفة]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَقِصَّةُ الصَّالِحِينَ كَانَتْ مُبْتَدَأَ عِبَادَةِ قَوْمِ نُوحٍ هَذِهِ الْأَصْنَامِ، ثُمَّ تَبِعَهُمْ مَنْ بَعْدَهُمْ عَلَىٰ ذَلِكَ.

"صالحین کا قصہ ہی قوم نوح کا ان بتوں کی عبادت کی ابتدا تھا، پھر ان کے بعد آنے والوں نے اس میں ان کی پیروی کی۔"

[فتح الباري : 851/8]

تعلیق:

1: اصنام پرستی کی ابتدا اولیاء پرستی سے ہوئی، شیطان نے نوح علیہ السلام کی قوم کو پہلے نیک لوگوں کی یاد کے بہانے ان کی مورتیاں بنا کر نصب کرنے پر لگایا پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی عبادت اور پوجا

پاٹ پر لگادیا، اور نوح علیہ الصلاۃ والسلام کی قوم نے قرارداد پاس کی [لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا] ''کہ تم اپنے معبودوں اور ود، سواع، یغوث، یعوق، اور نسر کی عبادت مت چھوڑنا۔'' [سورۃ نوح: 23] اور یہاں سے شرک اور بت پرستی کا آغاز ہوا۔

2: بعد میں یہ بت عرب کے مختلف قبائل میں پوجے جانے لگے جیسا کہ حدیث نبوی میں تفصیلا مذکور ہے۔

غلو کرنے سے خبردار

5- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وسلم - غَدَاةَ جَمْعٍ - : « **هَلُمَّ، الْقُطْ لِي** ». فَلَقَطْتُ لَهُ حَصَيَاتٍ مِنْ حَصَى الْخَذْفِ، فَلَمَّا وَضَعَهُنَّ فِي يَدِهِ؛ قَالَ: « **نَعَمْ، بِأَمْثَالِ هَؤُلَاءِ. وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ؛ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّينِ** ».

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مزدلفہ میں صبح کے وقت فرمایا:

''میرے لیے کنکریاں چن کر لاؤ، تو میں نے آپ کے لیے خذف (چنے کے دانے کے برابر) کنکریاں چنی، جب آپ نے وہ اپنے ہاتھ میں رکھیں تو آپ نے فرمایا: ''ہاں اس طرح کی، اور دین میں غلو سے بچو، بے شک تم سے پہلی قوموں کو دین میں غلو نے ہلاک کیا۔''

[مسند احمد:1851]

امام نووی اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہا اللہ فرماتے ہیں:

''یہ سند امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح ہے۔''

[المجموع شرح المهذب : 172/8، اقتضاء الصراط المستقيم :328/1]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

« **إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ** ». عَامٌّ فِي جَمِيعِ أَنْوَاعِ الْغُلُوِّ؛ فِي الِاعْتِقَادِ، وَالْأَعْمَالِ.

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ (دین میں غلو سے بچو) اعتقاد واعمال میں غلو کی ہر قسم کو شامل ہے۔“

[اقتضاء الصراط المستقیم :328/1]

تعلیق:

1: شریعت کی مقرر کردہ حد سے تجاوز کرنے کا نام غلو ہے۔ جیسے انبیاء وصالحین کو ان کے مقام سے بڑھانا، دین کے احکامات میں زیادتی کرنا اور اسی طرح قبروں کو بلند کرنا، ان کو سجدہ گاہ بنانا، ان پر میلے لگانا، چراغاں کرنا، اور اہل قبور سے دعائیں مانگنا سب غلو میں آتا ہے۔

2: اسلام دینِ اعتدال ہے اس میں افراط ہے نہ تفریط، غلو ہے نہ جفا۔

شان میں غلو عبادت کی طرف لے جاتا ہے

6- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، سَمِعَ عُمَرَ رضي الله عنه يَقُولُ عَلَىٰ الْمِنْبَرِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلي الله عليه وسلم يَقُولُ: « **لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَىٰ ابْنَ مَرْيَمَ؛ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا: عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ** ».

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''مجھے مدح میں ایسے نہ بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو بڑھایا، میں تو اللہ کا بندہ ہوں، اس لیے مجھے اللہ کا بندے اور اس کا رسول کہو۔''

[صحیح البخاری : 3445]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَوْلُهُ: « **كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَىٰ ابْنَ مَرْيَمَ** ». أَيْ: فِي دَعْوَاهُمْ فِيهِ الْإِلَهِيَّةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ.

''آپ ﷺ کا فرمان کہ (جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو بڑھایا) یعنی ان کا عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کے الہ ہونے کا دعوی اور اس کے علاوہ دوسری (غلو پر مبنی) باتیں۔''

[فتح الباری : 598/6]

تعلیق:

1: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے اپنی شان میں غلو کرنے سے منع فرمایا ہے، نبی کریم ﷺ کی شان میں غلو حرام ہے اور اسی طرح آپ ﷺ کی شان میں تنقیص کرنا حرام ہے اور دائرہ اسلام سے خارج کر دینے والا عمل ہے اور جب تک بندے کو نبی کریم ﷺ کی حقیقی شان کا علم نہیں ہوگا یا وہ کمی کر دے گا یا زیادتی، پس لازم ہے کہ نبی کریم ﷺ کی حقیقی شان کی معرفت کتاب وسنت سے حاصل کی جائے۔

2: شان میں غلو بندے کو شرک کی طرف لے جاتا ہے جیسے نصاری نے عیسی علیہ السلام کو ان کی شان سے بڑھا کر ان کو اللہ کا شریک ٹھہرایا، یہود نے عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دیا، اور جیسے مختلف گمراہ فرقوں نے بعض صالحین کی شان میں غلو کر کے ان کو اللہ تعالی کا شریک ٹھہرایا ہے اور ان کی قبروں کو عبادت گاہیں بنادیا ہے۔

ساری زمین مسجد ہے سوائے مقبرہ اور حمام کے اور قبروں میں نماز ممنوع ہے

7- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وسلم:

« **الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبَرَةَ** ».

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”زمین ساری کی ساری مسجد ہے سوائے حمام اور مقبرہ کے۔“

[سنن ابو داود : 492]

علامہ مقبل الوادعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

[الصحيح المسند: 326/1]

علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ سند شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔

[ارواء الغليل : 320/1]

8- عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: «نُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ بَيْنَ الْقُبُورِ».

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”قبروں کے درمیان نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔“

[مسند البزار : 6487]

میں (مصطفی مبرم) کہتا ہوں:

"یہ حدیث حسن ہے، اس کے رجال صحیحین کے ہیں سوائے عبداللہ بن اجلح کے اور وہ کندی ہے۔حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے ثقہ کہا ہے،اور حافظ ابن حجر رحمہ نے صدوق کہا ہے۔"

[انظر: الكاشف : 2622، تقريب التهذيب : 3202]

تعلیق:

1: قبرستان میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے چہ جائیکہ قبروں اور ان میں موجود مردوں کو سجدہ کیا جائے جیسا کہ مزارات پر سر عام ایسا کیا جاتا ہے، خبر دار ایسا کرنا شرک اکبر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج کرنے والا عمل ہے۔

قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں پر شدتِ غضب کے ساتھ لعنت اور ممانعت

9- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ النَّجْرَانِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُنْدُبٌ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلي الله عليه وسلم - قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِخَمْسٍ - وَهُوَ يَقُولُ: « **إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللهِ أَنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ؛ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَىٰ قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا؛ لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ، أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ؛ إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ** ».

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو آپ کی وفات سے پانچ دن پہلے فرماتے ہوئے سنا:

میں اللہ تعالیٰ کے حضور براءت کا اظہار کرتا ہوں کہ تم میں سے کوئی میرا خلیل ہے بے شک اللہ تعالی نے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے، جس طرح اس نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا تھا، اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا، خبر دار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیا کرتے تھے، خبر دار! تم قبروں کو سجدہ گاہیں نہ بنانا، میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔

[صحيح مسلم : 532]

10- عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ صلي الله عليه وسلم قَالَ - فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ - : « **لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ؛ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا** ». قَالَتْ: وَلَوْلَا ذَلِكَ لَأَبْرَزُوا قَبْرَهُ، غَيْرَ أَنِّي أَخْشَىٰ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی مرض موت میں فرمایا:

''اللہ تعالیٰ یہود و نصاری پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔''

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

''اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو آپ ﷺ کی قبر کو بالکل ظاہر کر دیا جاتا مگر مجھے اندیشہ ہے کہ اسے بھی سجدہ گاہ نہ بنالیا جائے۔''

[صحيح البخاری : 1330،صحيح مسلم : 530]

11- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وسلم قَالَ: « **قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ؛ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ** ».

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں کو غارت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔''

[صحيح البخاری : 437، صحيح مسلم : 530]

13،12- عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وسلم؛ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا؛ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ - وَهُوَ كَذَلِكَ - : « **لَعْنَةُ اللهِ عَلَىٰ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَىٰ؛ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ** ». يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

"جب رسول اللہ ﷺ پر نزع کی حالت طاری ہوئی تو آپ اپنی چادر کو بار بار اپنے چہرہ مبارک پر ڈالتے، جب گھٹن محسوس فرماتے تو اسے اپنے چہرہ مبارک سے اتار دیتے، اسی حالت میں آپ نے فرمایا: یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔ آپ ﷺ امت کو یہود و نصاریٰ کے کرتوت سے خبر دار کر رہے تھے۔"

[صحيح البخارى : 435 و 436، صحيح مسلم : 531]

14- عَنْ أُسَامَةَ رضي الله عنه : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وسلم قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ : « **أَدْخِلُوا عَلَيَّ أَصْحَابِي** ». فَدَخَلُوا عَلَيْهِ وَهُوَ مُتَقَنِّعٌ بِبُرْدَةٍ مَعَافِرِيٍّ، فَقَالَ: « **لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ؛ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ** ».

سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی مرض وفات میں فرمایا:

"میرے صحابہ کو میرے پاس لاؤ، تو وہ آپ کے پاس آئے، اور آپ ﷺ نے معافری چادر اوڑھی ہوئی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ یہود پر لعنت کرے، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا۔"

[مسند الطيالسى :669]

قیس رحمہ اللہ میں کلام کی وجہ سے یہ حدیث حسن ہے، مگر وہ صدوق فيما لم ينكر عليه ہیں اور امام شعبہ رحمہ اللہ نے ان کی تعریف کی ہے۔

اور اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ نے بھی بیان کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے (تحذير الساجد: ص22 / ط: مكتبه المعارف) میں فرمایا ہے: اس کی سند شواہد میں حسن ہے۔

تعلیق:

1: نبی کریم ﷺ نے اپنے وفات سے قبل پہلی امتوں کا انبیاء وصالحین کی قبروں کو سجدہ گاہ بنانے کا ذکر کیا، اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے سے منع فرمایا۔

2: یہود و نصاری پر قبروں کو سجدہ گاہ بنانے کی وجہ سے اللہ تعالی کی لعنت ہوئی اور نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے بد دعا کی کہ اللہ تعالی ان کو غارت کرے۔

3: قبروں کو سجدہ گاہ بنانے کی تین صورتیں ہیں:

پہلی صورت: قبر کے پاس یا اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔

دوسری صورت: پہلے سے بنی قبر کے اوپر یا اس کے آس پاس مسجد تعمیر کرنا۔

تیسری صورت: مسجد کے اندر قبر بنانا۔

قبروں پر نہ عمارت بنائی جائے اور نہ ہی انہیں پختہ کیا جائے

15- عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: « نَهَىٰ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وسلم أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ، وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ، وَأَنْ يُبْنَىٰ عَلَيْهِ ». وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: « نُهِيَ عَنْ تَقْصِيصِ الْقُبُورِ ».

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے قبر کو پختہ بنانے، اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے۔''

اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''قبروں کو چونا گچ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔''

[صحيح مسلم : 970]

16- قَالَ أَبُو بُرْدَةَ : أَوْصَىٰ أَبُو مُوسَىٰ - حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ -، فَقَالَ: « إِذَا انْطَلَقْتُمْ بِجِنَازَتِي؛ فَأَسْرِعُوا الْمَشْيَ، وَلَا يَتَّبِعْنِي مُجَمَّرٌ، وَلَا تَجْعَلُوا فِي لَحْدِي شَيْئًا يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ التُّرَابِ، وَلَا تَجْعَلُوا عَلَىٰ قَبْرِي بِنَاءً، وَأُشْهِدُكُمْ أَنَّنِي بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ حَالِقَةٍ، أَوْ سَالِقَةٍ، أَوْ خَارِقَةٍ ». قَالُوا: أَوَ سَمِعْتَ فِيهِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، مِنْ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وسلم.

ابو بردہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے وصیت فرمائی:

''جب تم میرا جنازہ لے کر نکلو تو جلدی جلدی چلنا، اور میرے پیچھے کوئی آگ جلا کر نہ چلے، اور میری قبر میں کوئی ایسی چیز نہ رکھنا جو میرے اور مٹی کے درمیان حائل ہو، اور نہ میری قبر پر عمارت بنانا، اور میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں ہر بال مونڈنے والی، بین ڈالنے والی اور کپڑے پھاڑنے والی سے بری ہوں، تو

انہوں نے کہا: کیا آپ نے اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں اللہ کے رسول ﷺ سے۔"

[مسند احمد : 19547]

میں (مصطفی مبرم) کہتا ہوں:

"یہ حدیث ابو حزیر کی وجہ سے حسن ہے، وہ صدوق ہے اور خطا کرتا ہے، اور اس حدیث کی اصل صحیحین میں ہے۔"

تعلیق:

1: قبروں کو پختہ کرنا، ان پر عمارت تعمیر کرنا، گنبد بنانا، ان کو پتھر اور ٹائلوں سے پختہ کرنا حرام ہے۔

2: قبروں پر مجاور بن کر بیٹھنا یا قبر کے اوپر بیٹھنا دونوں حرام ہیں۔

3: کسی کی وفات پر نوحہ کرنا، بال مونڈنا، بین ڈالنا اور کپڑے پھاڑنا حرام ہے۔

قبروں کو برابر کرنے کا حکم

17- عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه: أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وسلم: « **أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ، وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ** ».

ابی الهیاج اسدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں مجھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں تمہیں ایسے کام کے لیے نہ بھیجوں جس کے لیے مجھے نبی کریم ﷺ نے بھیجا تھا کہ تم کسی مجسمے کو نہ چھوڑنا مگر اسے مٹادینا اور کسی بلند قبر کو نہ چھوڑنا مگر اسے برابر کر دینا۔''

اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: « **وَلَا صُورَةً إِلَّا طَمَسْتَهَا** ».

''اور کسی تصویر کو نہ چھوڑنا مگر اسے مٹادینا۔''

[صحيح مسلم : 969]

17- قَالَ ثُمَامَةَ بْنَ شُفَيٍّ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِأَرْضِ الرُّومِ بِرُودِسَ، فَتُوُفِّيَ صَاحِبٌ لَنَا، فَأَمَرَ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ بِقَبْرِهِ؛ فَسُوِّيَ، ثُمَّ قَالَ: « **سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وسلم يَأْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا** ».

ثمامہ بن شفی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

ہم فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ساتھ سر زمین روم کے رودس نامی مقام پر تھے اور ہمارا ایک ساتھی وفات پا گیا تو فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے اس کی قبر تیار کرنے کا حکم دیا اور اسے برابر کر دیا، پھر فرمایا:

’’میں نے رسول اللہ ﷺ کو قبروں کو برابر کرنے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے۔‘‘

[صحيح مسلم : 968]

19- عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه قال : « **إِنَّ تَسْوِيَةَ الْقُبُورِ مِنَ السُّنَّةِ، وَقَدْ رَفِعَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ؛ فَلَا تَشَبَّهُوا بِهِمَا** ».

ابو مجلز رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

’’بے شک قبروں کو برابر کرنا سنت ہے، یہود و نصاری نے ان کو بلند کیا تم ان سے مشابہت نہ کرو۔‘‘

[المعجم الكبير للطبرانى : 352/19]

امام ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کے رجال صحیحین کے ہیں۔

[مجمع الزوائد : 57/3]

تعلیق:

1: قبروں کو اونچا بنانا حرام ہے اور اونچی اور پختہ قبروں کو زمین کے برابر کرنے کا حکم ہے، پس جسے اللہ تعالی نے اختیار عطا فرمایا ہے اسے چاہیے کہ وہ اونچی اور پختہ قبروں اور ان پر بنے قبوں اور مزارات کو زمین کے برابر کر دے۔

2: قبروں کو اونچا بنانا یہود و نصاری سے مشابہت ہے۔

3: مجسمے اور تصاویر لٹکانا حرام عمل ہے، جسے اللہ تعالی نے اختیار عطا فرمایا ہے اسے چاہیے کہ وہ ان کو توڑ دے اور مٹا دے۔

اللہ تعالی کے نزدیک بدترین مخلوق

20- عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رضي الله عنها ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وسلم كَنِيسَةً رَأَتْهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ - يُقَالُ لَهَا مَارِيَةَ - ، فَذَكَرَتْ لَهُ مَا رَأَتْ فِيهَا مِنَ الصُّوَرِ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وسلم: « **أُولَئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ - أَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ؛ بَنَوْا عَلَىٰ قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ؛ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ** ».

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کنیسہ کا ذکر کیا جو انہوں نے سرزمین حبشہ میں دیکھا، اسے ماریہ کہا جاتا تھا، آپ رضی اللہ عنہا نے اس میں جو تصاویر دیکھیں اس کا ذکر آپ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا:

’’یہ وہ لوگ ہیں جب ان میں کوئی نیک شخص فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے، پھر اس میں یہ تصاویر بنا دیتے، یہ لوگ اللہ تعالی کے ہاں بدترین مخلوق ہیں۔‘‘

[صحیح البخاری : 434، صحیح مسلم : 528]

21- عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وسلم يَقُولُ: « **إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ، وَمَنْ يَتَّخِذُ الْقُبُورَ مَسَاجِدَ** ».

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''بے شک لوگوں میں بدترین لوگ وہ ہیں جن پر قیامت آئے گی اور وہ زندہ ہوں گے، اور وہ لوگ جو قبروں کو سجدہ گاہ بناتے ہیں۔''

[مسند احمد : 3844]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس کی سند جید ہے۔''

[اقتضاء الصراط المستقیم:186/2]

اور شیخ مقبل الوادعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ حدیث حسن ہے۔''

[الصحیح المسند:639/1]

22- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضي الله عنه عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، قَالَ: كَانَ آخَرُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ نَبِيُّ اللّٰهِ صلي الله عليه و سلم : « **أَنْ أَخْرِجُوا يَهُودَ الْحِجَازِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَاعْلَمُوا أَنَّ شِرَارَ النَّاسِ الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْقُبُورَ مَسَاجِدَ** ».

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ نے فرمایا نبی ﷺ کا آخری کلام یہ تھا:

''یہود کو جزیرہ عرب سے نکال دو، اور جان لو! لوگوں میں بدترین وہ لوگ ہیں جو قبروں کو سجدہ گاہ بناتے ہیں۔''

[مسند احمد : 1694]

اور شیخ مقبل الوادعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے، اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

[الصحیح المسند:450/1]

تعلیق:

1: نیک اور صالح لوگوں کے مرنے کے بعد ان کی قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والے اور ان کی تصاویر اور مجسمے لٹکانے والے اللہ تعالی کے ہاں بدترین لوگ ہیں۔

2: قیامت سب سے بدترین لوگوں اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں پر آئے گی۔

قبروں کو روشن کرنا غلو ہے

23- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: « **لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وسلم زَائِرَاتِ الْقُبُورِ، وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ** ».

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور قبروں پر مساجد بنانے والے اور چراغ جلانے والے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے۔"

[سنن الترمذی : 320]

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے اور ایک نسخہ میں صحیح کہا ہے، اور ابن سکن رحمہ اللہ نے جیسا کہ تحفۃ المحتاج میں ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے جیسا کہ مجموع الفتاوی میں ہے اسے صحیح کیا ہے، اور حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ حدیث حسن ہے، اور تعددِ طرق کی وجہ سے قابل احتجاج ہے، اور امام صنعانی رحمہ اللہ نے تطہیر الاعتقاد میں اور احمد شاکر رحمہ اللہ نے سنن ترمذی پر اپنی تعلیقات میں اسے حسن کہا ہے۔

اور قبروں پر دیے جلانے کی ممانعت پر فقہاء متفق ہیں اور کسی بھی معتبر امام نے اس کو جائز قرار نہیں دیا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَكَذَلِكَ إِيقَادُ الْمَصَابِيحِ فِي هَذِهِ الْمَشَاهِدِ مُطْلَقًا لَا يَجُوزُ بِلَا خِلَافٍ أَعْلَمُهُ؛ لِلنَّهْيِ الْوَارِدِ، وَلَا يَجُوزُ الْوَفَاءُ بِمَا يُنْذَرُ لَهَا مِنْ دُهْنٍ وَغَيْرِهِ، بَلْ مُوجِبُهُ مُوجِبُ نَذْرِ الْمَعْصِيَةِ .

''اسی طرح ان مشاہد (مزارات) پر چراغ جلانا نبی کریم ﷺ کی ممانعت کی وجہ سے بلا خلاف ناجائز ہے اور ان میں تیل وغیرہ ڈالنے کی نذر پورا کرنا بھی جائز نہیں بلکہ یہ نذرِ معصیت ہے۔''

[اقتضاء الصراط المستقيم : 149/2]

اور فرماتے ہیں:

وَبِنَاءُ الْمَسْجِدِ، وَإِسْرَاجُ الْمَصَابِيحِ عَلَى الْقُبُورِ مِمَّا لَمْ أَعْلَمْ فِيهِ خِلَافًا أَنَّهُ مَعْصِيَةٌ لِلهِ وَرَسُولِهِ .

''قبروں پر مسجد بنانے اور چراغ جلانے میں میں کسی کا اختلاف کو نہیں جانتا، بے شک یہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی ہے۔''

[مجموع الفتاوى : 45/31]

دیکھئے حنفیہ کا قول: (زيارة القبور للبركوى: ت981 ص6)، (جهود الحنفية: 642/2) اور مالکیہ کا قول: (البيان والتحصيل للباجى: 291/2) اور شافعیہ کا قول: (البيان للعمرانى: 93/3)، (المجموع: 237/5 -304) اور حنابلہ کا قول: (المغنى: 440/3) اور اس کے علاوہ کتب ائمہ میں۔

پس یہ دین میں بدعت سازی، مشرکین سے مشابہت اور مال کا ناحق خرچ ہے۔

قبروں پر لکھنا غلو ہے

24- عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: « نَهَىٰ النَّبِيُّ صلي الله عليه وسلم أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُورُ، وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا، وَأَنْ يُبْنَىٰ عَلَيْهَا، وَأَنْ تُوطَأَ ».

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے، ان پر لکھنے، ان پر عمارت بنانے، اور انہیں روندنے سے منع فرمایا ہے۔"

[سنن الترمذی : 1052،سنن ابن ماجه :1563، المعجم الاوسط للطبرانی: 7699، انظر ارواء الغليل : 757 و احكام الجنائز للالبانی : 260]

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

تعلیق:

1: قبروں پر لکھنا، مرنے والے کے نام اور تعارف کے کتبے لگانا، قبر کو پختہ بنانا، اس پر عمارت بنانا اور اسے روندنا حرام ہے۔

2: بعض لوگ قبروں پر لگے کتبوں پر لکھ دیتے ہیں "آخری آرام گاہ" جو کہ غلطی در غلطی ہے ، قبر آخری آرام گاہ نہیں بلکہ آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے۔

نبی کریم ﷺ کی دعا: "اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا"

25- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلي الله عليه وسلم :

« **اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا، لَعَنَ اللهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ** ».

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی:

اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا، اللہ اس قوم پر لعنت فرمائے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

[مسند احمد : 7358]

علامہ مقبل الوادعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

[الصحيح المسند : 1443]

شیخ ربیع المدخلی حفظہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

[حاشية قاعدة جلية فى التوسل و الوسلية: 35]

تعلیق:

1: نبی کریم ﷺ کا اللہ تعالی سے دعا کرنا کہ "اے اللہ میری قبر کو (وثن) بت نہ بنانا" سے مراد یہ ہے کہ لوگ میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنالیں اور اسے پوجنا نہ شروع کردیں، جس چیز کو پوجا جائے بت کہلاتی ہے چاہے وہ قبر ہو، صنم ہو، حجر و شجر یا کوئی اور چیز ہو۔

2: وثن: وہ جامع اسم ہے جو ہر اس چیز پر بولا جاتا ہے جسے اللہ کے علاوہ کسی بھی شکل میں پوجا جاتا ہے۔

قبروں کو میلہ گاہ نہ بناؤ

26- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وسلم: « **لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِي عِيدًا، وَلَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا، وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوا عَلَيَّ؛ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي** ».

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا، اور اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ، جہاں بھی تم ہو مجھ پر درود پڑھو، بے شک تمہارا درود مجھے پہنچتا ہے۔“

[مسند احمد: 8804]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کی سند حسن ہے۔

[اقتضاء الصراط المستقیم : 169/2]

تعلیق:

1: نبی کریم ﷺ کی قبر کو میلہ گاہ بنانا جائز نہیں تو کسی امتی کی قبر پر میلہ لگانا بالاولی حرام ہے۔

2: گھروں کو قبرستان نہ بنانے سے مراد ہے کہ گھروں میں نماز پڑھی جائے، تلاوت قرآن اور دعا کی جائے تاکہ گھر قبرستان کی مانند نہ بن جائیں۔

3: جہاں سے بھی رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھا جائے اللہ تعالی کے مقرر کردہ فرشتے اسے رسول اللہ ﷺ تک پہنچا دیتے ہیں۔

قبروں کی طرف نماز نہ پڑھی جائے

27- عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلي الله عليه وسلم:

« **لَا تَجْلِسُوا عَلَىٰ الْقُبُورِ، وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا** ».

سیدنا ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قبروں پر مت بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو۔''

[صحيح مسلم : 972]

28- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلي الله عليه وسلم :

« **لَا تُصَلُّوا إِلَىٰ قَبْرٍ، وَلَا تُصَلُّوا عَلَىٰ قَبْرٍ** ».

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نہ قبر کی طرف نماز پڑھو اور نہ ہی قبر کے اوپر نماز پڑھو۔''

[المعجم الكبير للطبراني : 12051، 12168]

محدث العصر شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ حدیث بمجموع الطريقين حسن ہے۔'' [السلسلة الصحيحة : 1016]

قبرستان اور گھروں میں فرق قرآن کی قراءت ہے

29- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وسلم قَالَ:

« لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ؛ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ».

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔''

[صحيح مسلم : 7809]

گھروں اور قبرستان میں فرق نماز ہے

30- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلي الله عليه وسلم قَالَ: « **اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ، وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا** ».

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کچھ نماز (نوافل) اپنے گھروں میں ادا کرو اور انہیں قبرستان مت بناؤ۔''

[صحيح البخارى : 432]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

« **وَلَا تَتَّخِذُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا** » أَيْ: لَا تُعَطِّلُوهَا عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا وَالدُّعَاءِ وَالْقِرَاءَةِ؛ فَتَكُونَ بِمَنْزِلَةِ الْقُبُورِ. فَأَمَرَ بِتَحَرِّي الْعِبَادَةِ فِي الْبُيُوتِ، وَنَهَى عَنْ تَحَرِّيهَا عِنْدَ الْقُبُورِ.

''اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ'' یعنی ان میں نماز پڑھنا، دعا کرنا اور قرآن پڑھنا معطل نہ کرو کہ وہ قبروں کی طرح ہو جائیں، پس آپ ﷺ نے گھروں میں عبادت کا حکم دیا اور قبروں کے پاس اس سے منع کیا۔

[اقتضاء الصراط المستقيم : 172/2]

جنازہ گاہ اور قبر پر نمازِ جنازہ ادا کرنا اس کے علاوہ نماز کے عدم جواز پر دلیل ہے

31- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلي الله عليه وسلم مَرَّ بِقَبْرٍ قَدْ دُفِنَ لَيْلًا؛ فَقَالَ: « **مَتَى دُفِنَ هَذَا** ؟». قَالُوا: الْبَارِحَةَ. قَالَ: « **أَفَلَا آذَنْتُمُونِي** ؟». قَالُوا: دَفَنَّاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ، فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ. فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَنَا فِيهِمْ - فَصَلَّىٰ عَلَيْهِ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسی قبر کے پاس سے گزرے جس میں رات کے وقت میت کو دفن کیا گیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اسے کب دفن کیا گیا تھا؟'' لوگوں نے عرض کیا: گزشتہ رات، آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟ لوگوں نے عرض کیا: ہم نے اسے رات کے اندھیرے میں دفن کیا تھا تو ہم نے آپ کو بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا، چنانچہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بندی کی، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا، پھر آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔

[صحيح البخارى : 1321، صحيح مسلم : 954]

تعلیق:

1: قبرستان میں صرف نماز جنازہ ادا کی جاسکتی ہے اس کے علاوہ کوئی دوسری نماز ادا کرنا جائز نہیں، اور نہ ایسی مسجد میں نماز ادا کرنا درست ہے جو قبر پر تعمیر کی گئی ہو یا جس مسجد میں قبر بنائی گئی ہو،

2: ''قبر پر بنی مسجد گرادی جائے اور اگر مسجد میں قبر بنائی گئی ہے تو اسے قبرستان منتقل کر دیا جائے، دینِ اسلام میں مسجد اور قبر جمع نہیں ہو سکتی۔'' [زاد المعاد: 501/3]

بتوں اور جاہلیت کی میلہ گاہوں کے قریب بھی نذریں ذبح کرنا جائز نہیں پس اگر نذریں ہی ان کے لیے ہوں تو کیسے جائز ہو گا؟!

32- قَال ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ :نَذَرَ رَجُلٌ عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صلي الله عليه وسلم أَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صلي الله عليه وسلم ، فَقَالَ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وسلم: « **هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ** ؟». قَالُوا: لَا. قَالَ: « **هَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ** ؟». قَالُوا: لَا. قَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وسلم: « **أَوْفِ بِنَذْرِكَ؛ فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ** ».

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ بوانہ کے مقام پر اونٹ ذبح کرے گا، تو وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ میں نے بوانہ میں اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی ہے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا وہاں جاہلیت کا کوئی بت تھا جس کی عبادت ہوتی تھی؟ لوگوں نے کہا: نہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا جاہلیت کے میلوں میں سے کوئی میلہ وہاں لگتا تھا؟ لوگوں نے کہا: نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کر لو البتہ ایسی نذر کی کوئی وفا نہیں جس میں اللہ کی نافرمانی ہو اور جو انسان کی ملکیت میں نہ ہو۔

[سنن ابوداود : 3315]

علامہ مقبل الوادعی فرماتے ہیں: یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔

[الصحیح المسند : 186]

تعلیق:

1: جس جگہ ذبح کرنے سے شرک کا شائبہ پایا جاتا ہو وہاں ذبح کرنا جائز نہیں۔

2: جاہلیت کے میلہ گاہوں، اور جہاں کسی بت کی پوجا کی جاتی رہی ہو وہاں ذبح کرنا جائز نہیں۔

3: ایسی نذر جس کے پورا کرنے سے اللہ تعالی کی نافرمانی لازم آتی ہو اسے پورا کرنا جائز نہیں، اسی طرح قبروں مزاروں پر جانور ذبح کرنے یا کھانے تقسیم کرنے کی نذر ماننا اور اسے پورا کرنا حرام ہے۔

اسلام میں قبر کے پاس ذبح کرنا جائز نہیں اور قبروں کے پاس ذبح کرنا جاہلیت کا ذبیحہ ہے اور غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے والے پر لعنت کی گئی ہے

33- عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وسلم : « **لَا عَقْرَ فِي الْإِسْلَامِ** ».

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اسلام میں عقر (جانوروں کو قبروں، بتوں اور جاہلیت کی میلہ گاہوں پر ذبح کرنا) جائز نہیں ہے۔''

[سنن ابو داود : 3222]

امام عبد الرزاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

« **وَكَانُوا يَعْقِرُونَ عِنْدَ الْقَبْرِ بَقَرَةً أَوْ شَاةً** ».

''لوگ زمانہ جاہلیت میں قبر کے پاس جا کر گائے بکری وغیرہ ذبح کیا کرتے تھے۔''

اور امام ابو داود رحمہ اللہ نے اس حدیث پر باب قائم کیا ہے:

« **بَابُ كَرَاهَةِ الذَّبْحِ عِنْدَ الْقَبْرِ** ».

''قبر کے پاس ذبح کرنے کی حرمت کا بیان۔''

34- عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: قُلْنَا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه: أَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ أَسَرَّهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وسلم. فَقَالَ: مَا أَسَرَّ إِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسَ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: « **لَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ آوَىٰ مُحْدِثًا، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ** ».

ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا تو ایک شخص آیا اور کہنے لگا: ہمیں کوئی ایسی چیز بتایئے جو رسول اللہ ﷺ نے راز داری سے آپ کو بتائی ہو، تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے مجھے راز داری سے کوئی بات نہیں بتائی جو لوگوں سے چھپائی ہو، البتہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ اس پر لعنت کرے جس شخص نے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا، اور اللہ اس پر لعنت کرے جس نے کسی بدعتی کو پناہ دی، اور اللہ اس پر لعنت کرے جس نے اپنے والدین پر لعنت کی، اور اللہ اس پر لعنت کرے کرے جس نے (زمین کی حد بندی کا) نشان تبدیل کیا۔“

[صحيح مسلم : 1978]

امام رافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

« **اعْلَمْ أَنَّ الذَّبْحَ لِلْمَعْبُودِ وَبِاسْمِهِ نَازِلٌ مَنْزِلَةَ السُّجُودِ لَهُ، وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نَوْعٌ مِنْ أَنْوَاعِ التَّعْظِيمِ وَالْعِبَادَةِ الْمَخْصُوصَةِ بِاللهِ تَعَالَىٰ الَّذِي هُوَ الْمُسْتَحِقُّ لِلْعِبَادَةِ** ».

جان لیں! معبود کے لیے اور اس کے نام پر ذبح کرنا اس کو سجدہ کرنے کے برابر ہے، اور یہ دونوں اللہ تعالی کی تعظیم اور مخصوص عبادت کی انواع میں سے ہیں، جو اس عبادت کا مستحق ہے۔

[فتح العزيز شرح الوجيز : 84/12]

قبر کا بوسہ لینا اور استلام کرنا جائز نہیں پس اس سے برکت حاصل کرنا کیسے جائز ہو سکتا؟!

35- عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه : أَنَّهُ جَاءَ إِلَىٰ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ: « **إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلي الله عليه و سلم يُقَبِّلُكَ؛ مَا قَبَّلْتُكَ** ».

عابس بن ربیعہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا اور فرمایا:

''میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی نفع، اگر میں رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔''

[صحيح البخارى : 1597، صحيح مسلم : 1270]

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

« وَأَمَّا قَوْلُ عُمَرَرضي الله عنه: «لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ، وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، وَأَنْتَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ». فَأَرَادَ بِهِ بَيَانَ الْحَثِّ عَلَىٰ الِاقْتِدَاءِ بِرَسُولِ اللهِ صلي الله عليه و سلم فِي تَقْبِيلِهِ، وَنَبَّهَ عَلَىٰ أَنَّهُ لَوْلَا الِاقْتِدَاءُ بِهِ؛ لَمَا فَعَلَهُ، وَإِنَّمَا قَالَ: «وَأَنَّكَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ». لِئَلَّا يَغْتَرَّ بَعْضُ قَرِيبِي الْعَهْدِ بِالْإِسْلَامِ الَّذِينَ كَانُوا أَلِفُوا عِبَادَةَ الْأَحْجَارِ، وَتَعْظِيمَهَا، وَرَجَاءَ نَفْعِهَا، وَخَوْفَ الضُّرِّ بِالتَّقْصِيرِ فِي تَعْظِيمِهَا، وَكَانَ الْعَهْدُ قَرِيبًا بِذَلِكَ، فَخَافَ عُمَرُ - رضي الله عنه - أَنْ يَرَاهُ بَعْضُهُمْ يُقَبِّلُهُ وَيَعْتَنِي بِهِ؛ فَيَشْتَبِهُ عَلَيْهِ؛ فَبَيَّنَ أَنَّهُ لَا يَضُرُّ وَلَا يَنْفَعُ بِذَاتِهِ، وَإِنْ كَانَ امْتِثَالُ مَا شُرِعَ فِيهِ يَنْفَعُ بِالْجَزَاءِ وَالثَّوَابِ، فَمَعْنَاهُ: أَنَّهُ لَا قُدْرَةَ لَهُ عَلَىٰ نَفْعٍ وَلَا ضَرٍّ، وَأَنَّهُ

حَجَرٌ مَخْلُوقٌ كَبَاقِي الْمَخْلُوقَاتِ الَّتِي لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَأَشَاعَ عُمَرُ هَذَا فِي الْمَوْسِمِ؛ لِيُشْهَدَ فِي الْبُلْدَانِ، وَيَحْفَظُهُ عَنْهُ أَهْلُ الْمَوْسِمِ الْمُخْتَلِفُو الْأَوْطَانَ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

عمر رضی اللہ عنہ کا قول: ''میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی نفع''آپ رضی اللہ عنہ کی اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کے اسے بوسہ دینے میں پیروی کرنے کی ترغیب تھی، اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس بات کی تنبیہ فرمائی ہے کہ اگر اس میں آپ ﷺ کی پیروی نہ ہوتی تو آپ نہ کرتے، بلکہ آپ نے فرمایا: ''تو نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی نفع''تاکہ بعض نئے مسلمان ہونے والے دھوکہ نہ کھائیں جو پتھروں کی عبادت و تعظیم کرتے تھے ان سے نفع کی امید رکھتے ہوئے اور ان کی تعظیم میں تقصیر کی وجہ سے نقصان کا خوف رکھتے تھے، اور وہ اس سے قریب العہد تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات سے خوف کھایا کہ وہ دیکھیں کہ بعض لوگ اسے بوسہ دے رہے ہیں پس ان پر یہ بات مشتبہ ہو جائے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے بیان کر دیا کہ وہ خود نفع و نقصان نہیں پہنچاتا، اگرچہ اس کے متعلق جو مشروع ہے اسے بجالانے سے جزا اور ثواب سے نفع ہوتا ہے، پس اس کا مطلب ہے کہ اس کے پاس نفع و نقصان کی قدرت نہیں بلکہ وہ پتھر اور باقی مخلوقات کی طرح ایک مخلوق ہے جو نہ نقصان پہنچا سکتی ہیں اور نہ ہی نفع، اور عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو اس موسم میں بیان کیا تاکہ دوسرے علاقوں والے جان لیں، اور مختلف وطنوں والے حجاج اسے آپ سے یاد کر لیں، واللہ علم

[شرح مسلم : 16/9، المجموع شرح المهذب : 19/8]

تین مساجد کے علاوہ کسی کی طرف رخت سفر باندھا جائز نہیں پس قبروں کی طرف کیسے جائز ہو سکتا ہے ؟!

36- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلي الله عليه وسلم قَالَ: « **لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَىٰ ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صلي الله عليه وسلم، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَىٰ** ».

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"تین مساجد: مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ کسی طرف بھی (تقرب و عبادت کی نیت سے) رخت سفر نہ باندھا جائے۔"

[صحيح البخارى :1189 ، صحيح مسلم : 1397]

37- عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ : سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي؛ فَقُلْتُ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللّهِ صلي الله عليه وسلم ؟ قَالَ: فَأَقُولُ عَلَىٰ رَسُولِ رَسُولِ اللّهِ صلي الله عليه وسلم مَا لَمْ أَسْمَعْ ؟! قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ صلي الله عليه وسلم: « **لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ إِلَّا إِلَىٰ ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِي هَذَا، وَالْمَسْجِدَ الْحَرَامِ، وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَىٰ** ». وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: « **لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا، أَوْ زَوْجُهَا** ».

قزعہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث سنی جو مجھے بہت پسند آئی اور میں نے ان سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے ؟ انہوں نے کہا: کیا میں رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی بات کہہ سکتا ہوں جو میں نے آپ سے سنی ہی نہیں ؟ ! قزعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تین مساجد: میری اس مسجد (مسجد نبوی)، مسجد حرام، اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ کسی طرف بھی (تقرب وعبادت کی نیت سے) رخت سفر نہ باندھا جائے۔

اور میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

"کوئی عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ اس کا محرم ہو یا اس کا شوہر ہو۔"

[صحیح البخاری :1197،صحیح مسلم : 827 و اللفظ له]

تعلیق:

:1 مسجد الحرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصی کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف سفر تقرب وعبادت کرنا جائز نہیں تو کسی دربار، مزار اور قبر وغیرہ کی طرف تقرب وعبادت کی نیت سے سفر کرنا بالاولی حرام اور شرکیہ عمل ہے۔

:2 طلب علم کے لیے کسی مسجد کی طرف رخت سفر باندھنا جائز ہے کیونکہ یہ سفر طلب علم کے لیے ہوگا ناں کہ اس مسجد کی طرف۔

جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو سوائے تین چیزوں کے اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے

38- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وسلم قَالَ: « **إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ: انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ** ».

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے: صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہو یا نیک بیٹا جو اس کے لیے دعا کرے۔"

[صحيح مسلم: 1631]

تعلیق:

1: انسان کے فوت ہونے کے بعد اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے اس لیے اللہ تعالی کی دی ہوئی اس فرصت میں نیک اعمال کر لیں، اولاد کی دین کے مطابق تربیت کریں تا کہ وہ آپ کے لیے اجر جاری رہنے کا سبب بنیں۔

2: مرنے کے بعد کونسے اعمال میت کو فائدہ پہنچاتے ہیں یہ امر غیبی ہے جو صرف وحی کے ذریعے معلوم ہو سکتا ہے، اس لیے مرنے والوں کے لیے وہی اعمال کیے جا سکتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے بتلا دیے، جیسے کہ میت کے لیے دعا اور صدقہ وغیرہ کرنا۔

3: قل، تیجا، ساتواں، دسواں، چالیسواں اور برسی وغیرہ منانا بدعت اور حرام اعمال ہیں، اور یہ اعمال رسول اللہ ﷺ کی سنت سے ثابت نہیں بلکہ یہ ہندوانہ رسوم ورواج ہیں۔

4: ایام کی تخصیص کیے بغیر اور بدعتی طریقوں سے بچ کر کسی بھی وقت میت کی طرف سے صدقہ کرنا جائز ہے۔

5: قرآن پڑھ کر میت کو ثواب ہدیہ کرنا یا قبرستان میں قرآن پڑھنا غیر مشروع اور بدعت ہے۔

میت کو زندوں کے مشروع اعمال کی حاجت ہے اور بے شک قبریں اندھیرے سے بھری ہوئی ہیں

39- عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صلي الله عليه وسلم : إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ: تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: « نَعَمْ ».

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے کہا:

"میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا ہے اور مجھے یقین ہے، کہ اگر وہ بول سکتیں تو ضرور صدقہ و خیرات کرتیں، اگر میں ان کی طرف سے کچھ خیرات کر دوں تو کیا انہیں اس کا ثواب ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔"

[صحيح بخارى : 1388،صحيح مسلم : 1004]

40- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه : أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ - أَوْ شَابًّا - فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وسلم ؛ فَسَأَلَ عَنْهَا - أَوْ عَنْهُ - فَقَالُوا: مَاتَ. قَالَ: « **أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي** ». قَالَ: فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ. فَقَالَ: « **دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ** ». فَدَلُّوهُ؛ فَصَلَّى عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: « **إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا، وَإِنَّ اللهَ - عز وجل - يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ** ».

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

"ایک سیاہ فام عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، یا ایک نوجوان تھا، رسول اللہ ﷺ نے اسے نہ پایا تو آپ ﷺ نے اس عورت یا اس نوجوان کے بارے میں پوچھا، تو صحابہ کرام نے کہا: وہ فوت ہو گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گویا انہوں نے

اس عورت یا اس نوجوان کے معاملے کو معمولی خیال کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی قبر دکھاؤ، انہوں نے آپ ﷺ کو اس کی قبر دیکھائی تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی، پھر فرمایا:

"بے شک اہل قبور کے لئے یہ قبریں تاریکی سے بھری ہوئی ہیں اور میری ان پر نماز پڑھنے کی وجہ سے اللہ عزوجل ان کے لئے ان کو منور فرما دیتا ہے۔"

[صحیح مسلم : 956]

تعلیق:

1: مرنے والے زندوں کی دعاوں اور ان کی طرف سے کیے جانے والے مشروع اعمال کے محتاج ہوتے ہیں، ناں کہ مرنے کے بعد وہ زندہ لوگوں کی حاجت روائی اور مشکل کشائی شروع کر دیتے ہیں۔

2: اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ غیب نہیں جانتے تھے، اور نہ ہی آپ ﷺ قبر میں فرشتوں کے سوال کے وقت ساتھ تشریف لاتے ہیں جیسا کہ بدعتی لوگوں نے مشہور کرر کھا ہے۔

3: مرنے والوں کے لیے سب سے نفع مند عمل ان کے لیے دعائے خیر اور استغفار ہے۔

اللہ تعالی نے اہل ایمان کی صفت بیان فرمائی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ.

"اے ہمارے رب! ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور اہل ایمان کے لیے ہمارے دلوں میں کینہ نہ آنے دیجیے، اے ہمارے رب! آپ شفقت فرمانے والے مہربان ہیں۔"

[سورة الحشر:10]

والحمدالله رب العالمين، وصلى الله وسلم وبارك على عبده ورسوله نبينا محمد وعلى آله وصحبه ومن سار على نهجه إلى يوم الدين.

كتبه

ابن أبي عبدالله

حافظ عبيدالرحمن عبدالستارگوندل

غفر الله له ولوالديه ولمشايخه وللمسلمين